1965_3_679_683

یونین آف انڈیا و دیگر۔

بنام

انڈیا فشریز (پی) لمیٹڈ۔

9 اپریل 1965

کے۔سبّاراؤ، جے۔سی۔شاہ اور ایس۔ایم۔سکری، جسٹسز

انکم ٹیکس ایکٹ 1922، دفعہ E 49 -محکمہ کا واجب الادا ٹیکس کے خلاف واپسی کی رقم مقرر کرنے کا اختیار- چاہے وہ لیکویڈیشن میں کمپنی سے واجب الادا ٹیکس کے سلسلے میں دستیاب ہو- چاہے وہ کمپنیز ایکٹ 1913 کی دفعہ 228 اور 229 کے تابع ہو۔

مدعا علیہ کمپنی کو اکتوبر 1950 میں ہائی کورٹ کے ایک حکم کے ذریعے بند کرنے اور ایک سرکاری لیکویڈیٹر مقرر کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔دسمبر، 1950 میں، مدعا علیہ کو سال 49-1948 کے لیے 8737 روپے کے ٹیکس کا تخمینہ لگایا گیا۔سرکاری لیکویڈیٹر پر اس ٹیکس کے لیے کیے گئے دعوے کا فیصلہ کیا گیا اور اسے ایک عام دعوے کے طور پر منظور کیا گیا اور اپریل 1952 میں اس کی تصدیق کی گئی۔لیکویڈیٹر نے اگست 1954 میں روپے میں انا کے منافع کا اعلان کیا اور 3549 روپے کا بقایا چھوڑ کر محکمہ کو 5188 روپے کی رقم ادا کی۔

جون 1954 میں محکمہ نے مدعا علیہ سے مطالبہ کیا اور اسے سال 56-1955 کے لیے ایڈوانس ٹیکس کے طور پر 2565 روپے ادا کیے گئے۔اس سال کے لیے باقاعدہ تشخیص کیے جانے پر، صرف 1126 روپے کا تخمینہ قابل ادائیگی کے طور پر لگایا گیا، تاکہ سود سمیت 1460 روپے کی رقم مدعا علیہ کو واپس کی جا سکے۔تاہم، انکم ٹیکس افسر نے، انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 49E کے تحت اپنے پاس موجود اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، اس رقم کو سال 49-1948 کے بقایا 3549 روپے کے خلاف مقرر کیا۔اس سیٹ آف کے سلسلے میں مدعا علیہ کی طرف سے دائر کردہ نظر ثانی کی درخواست کو انکم ٹیکس کمشنر نے مسترد کر دیا تھا۔

اس کے بعد، مدعا علیہ کی طرف سے انکم ٹیکس افسر اور کمشنر کے احکامات کو کالعدم قرار دینے کے لیے آرٹیکل 226 کے تحت دائر درخواست کو ہائی کورٹ نے اس بنیاد پر منظور کیا کہ 8737 روپے کے مطالبے کا

فیصلہ اور تصدیق ہونے پر لیکویڈیٹر کے ذریعے محکمے کو ادا کیے جانے والے غیر محفوظ قرض کے تمام واقعات اور اس کی نوعیت سامنے آئی؛ اس لیے یہ کمپنی قانون کی دفعات کے تحت تھا اور دعوے کو پورا کرنے کے لیے قرض دہندہ کو کوئی دوسرا علاج یا طریقہ دستیاب نہیں تھا۔

اس عدالت میں اپیل میں اپیل گزار کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ دفعہ 49E نے انکم ٹیکس افسر کو واجب الادا کسی بھی ٹیکس کے خلاف واپسی کی رقم مقرر کرنے کا قانونی اختیار دیا ہے اور یہ اختیار کسی دوسرے قانون کی کسی شق کے تابع نہیں ہے۔

منعقد: انکم ٹیکس افسر نے دفعہ 49E کو لاگو کرنے اور مدعا علیہ کے واجب الادا رقم کی واپسی کو ترتیب دینے میں غلطی کی تھی۔(683C-D)

کمپنیز ایکٹ 1913 کی دفعہ 228 اور 229 کا اثر، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ ہے کہ ایک غیر محفوظ قرض دہندہ کو اپنے قرضوں کو ثابت کرنا ہوگا اور تمام غیر محفوظ قرضوں کو ایک ساتھ ادا کرنا ہوگا۔ ایک بار جب محکمہ کے دعوے کو ثابت کرنا پڑتا ہے اور لیکویڈیشن کی کارروائی میں ثابت ہوتا ہے، تو یہ دفعہ 49E کے تحت حق کا استعمال کر کے دوسرے غیر محفوظ قرض دہندگان پر ترجیح حاصل نہیں کر سکتا اور اس طرح کمپنیز ایکٹ کے دفعہ 228 اور 229 کے مقصد کو شکست نہیں دے سکتا۔ مزید برآں، اگر قانون کی دو آزاد دفعات کے درمیان بظاہر تنازعہ ہے، تو خصوصی پرووژن کو غالب ہونا چاہیے۔ دفعہ 49E ایک عام شق ہے جو تمام حالات میں تمام ٹیکس دہندگان پر لاگو ہوتی ہے۔ دفعہ 228 اور 229 ڈیبس کے ثبوت اور لیکویڈیشن میں ان کی ادائیگی سے متعلق ہیں۔ دفعہ 49E کو دفعہ 228 اور 229 کے ساتھ یہ کہہ کر ملایا جا سکتا ہے کہ جب دیوالیہ پن کے قوانین لاگو نہیں ہوتے ہیں تو دفعہ 49E لاگو ہوتا ہے۔(683D-682H)۔

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ دیوانی اپیل نمبر 211 آف 1964

22 فروری کے فیصلے اور حکم سے اپیل؛ 1959 کی متفرق درخواست نمبر 352 میں بمبئی ہائی کورٹ کی 1961۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نیرن ڈی، آر گنپتی آئیر اور آر این سچتی۔

جواب دہندگان کے لیے اے وی وشوناتھ شاستری، ٹی اے راچند رن، جے بی دادا چنجی، او سی ماتھر اور رویندر نارائن۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سیکری، جسٹس۔ یہ اپیل آئین کے آرٹیکل (c)(1)133 کے تحت بمبئی میں مہاراشٹر ہائی کورٹ کی

طرف سے دی گئی فٹنس کے سرٹیفکیٹ کے مطابق ہے جو مدعا علیہ کی طرف سے دائر آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک پٹیشن میں مذکورہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہے۔

انڈیا فشریز (پی) لمیٹڈ، جسے اس کے بعد مدعا علیہ کہا جاتا ہے، ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی تھی اور اسے 11 اکتوبر 1950 کے بمبئی ہائی کورٹ کے ایک حکم کے ذریعے ختم کرنے کی ہدایت کی گئی تھی، اور ایک کورٹ لیکویڈیٹر کو انڈین کمپنیز ایکٹ، 1913 (VII آف 1913) کی دفعہ 189 کے تحت تمام اختیارات کے ساتھ اس کو سرکاری لیکویڈیٹر مقرر کیا گیا تھا، جسے وہ عدالت کی منظوری یا مداخلت کے بغیر دفعہ 180 کے تحت استعمال کرے گا اور سوائے مدعا علیہ سے تعلق رکھنے والی غیر منقولہ جائیداد کی فروخت کے معاملے کے۔ تشخیصی سال 49-1948 کے لیے، مدعا علیہ کا تخمینہ 8 دسمبر 1950 کو لگایا گیا تھا، ٹیکس کا تخمینہ روپے 8,737/15 پر لگایا گیا تھا۔ 15 مارچ 1951 کو یا اس کے قریب، انکم ٹیکس افسر نے اس ٹیکس کے سلسلے میں سرکاری لیکویڈیٹر کے پاس دعوی درج کرایا۔ اس دعوے کا فیصلہ کیا گیا اور اسے ایک عام دعوے کے طور پر منظور کیا گیا اور 2 اپریل 1952 کو اس کی تصدیق کی گئی۔ اگست 1954 میں، سرکاری لیکویڈیٹر نے ایک روپے میں 9 انا کے منافع کا اعلان کیا اور محکمہ انکم ٹیکس کو ایک عام قرض دہندہ کے طور پر انکم ٹیکس افسر کے دعوے کے خلاف 5,188/3 روپے کی رقم ادا کی۔ اس طرح جواب دہندہ کے اثاثوں سے محکمہ انکم ٹیکس کو اب بھی روپے 3,549/12 کا بقایا واجب الادا رہا۔

سال 56-1955 کے لیے، محکمہ نے مدعا علیہ سے 22 جون 1954 کو ایڈوانس ٹیکس کے طور پر 2,565/6 روپے کی رقم کا مطالبہ کیا۔ یہ سرکاری لیکویڈیٹر نے ادا کیا تھا۔ مذکورہ سال کے لیے باقاعدہ تشخیص کیے جانے پر، مدعا علیہ کی طرف سے صرف روپے 1,126/12 کا تعین قابل ادائیگی کے طور پر کیا گیا 2,565/6 روپے کی پیشگی ادائیگی کے خلاف اسے ایڈجسٹ کرنے کے بعد، جواب دہندہ کو سود سمیت 1,460/1 روپے کی رقم واپس کی جاسکتی ہے۔ مدعا علیہ کو مذکورہ بقایا رقم واپس کرنے کے بجائے، انکم ٹیکس افسر نے مذکورہ رقم کو روپے 3,549/12 کے بقایا کے خلاف مقرر کیا- جو کہ سال 49-1948 کے لیے انکم ٹیکس کے مطالبے کے سلسلے میں ابھی تک بقایا تھی۔ مدعا علیہ نے انکم ٹیکس کمشنر کے پاس نظر ثانی کی درخواست دائر کی، لیکن مذکورہ درخواست کو کمشنر نے 21 ستمبر 1959 کو مسترد کر دیا، یہ کہتے ہوئے کہ انکم ٹیکس افسر کی کارروائی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 49E کی دفعات کے تحت بالکل جائز تھی۔

25 نومبر 1959 کو مدعا علیہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت درخواست دائر کی اور انکم ٹیکس افسر اور انکم ٹیکس کمشنر کے احکامات کو کالعدم قرار دینے کے لیے رٹ، ہدایت یا حکم کی درخواست کی۔ انہوں نے

مزید درخواست کی کہ محکمہ کو ٹیکس کے واجبات کے خلاف رقم واپسی کا تعین کرنے سے روکنے اور انہیں بقایا سرکاری لیکویڈیٹر کے حوالے کرنے کی ہدایت کرنے کے لیے مزید رٹ، ہدایت یا حکم جاری کیا جائے۔

ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ تشخیص سال 49-1948 کے سلسلے میں روپے 8,737/12 کے مطالبے کا فیصلہ اور تصدیق ہونے پر، سرکاری لیکویڈیٹر کے ذریعے محکمہ کو ادا کیے جانے والے غیر محفوظ قرض کے تمام واقعات اور کردار سامنے آئے۔ ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ "اس کے بعد یہ دعوی کمپنی کے قانون کی دفعات کے تحت ہوتا ہے اور صرف کمپنی کے قانون کی دفعات کے مطابق قرض دہندہ کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد قرض دہندہ کے لیے کوئی دوسرا علاج اور نہ ہی اس دعوے کو پورا کرنے کا کوئی دوسرا طریقہ دستیاب تھا۔ یہ اب کسی ایسے شخص کی طرف سے واجب الادا ٹیکس کی رقم نہیں تھی جسے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 49E کے معنی میں رقم کی واپسی واجب الادا تھی۔ اس لیے ہماری رائے میں، دفعہ 49E کا التزام محکمہ کے لیے روپے 8,737/15 کے اپنے دعوے کے بیلنس کے لیے اضافی رقم کا تعین کرنے کے لیے دستیاب نہیں تھا- جسے محکمہ نے کمپنی کی دیوالیہ پن میں ثابت کیا تھا اور اس سے دیوالیہ پن میں نمٹا جا رہا تھا۔" ہائی کورٹ نے اس کے مطابق محکمہ کی طرف سے جاری کردہ احکامات کو خارج کر دیا جہاں تک کہ وہ واجب الادا باقی ٹیکس کے لیے رقم واپسی کا تعین کرتے ہیں، اور انکم ٹیکس افسر کو ہدایت کی کہ وہ رقم واپسی کے لیے موجودہ مدعا علیہ کے دعوے کو نمٹائے اور دفعہ 48 انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت رقم واپسی کی مذکورہ رقم کے حوالے سے مناسب احکامات جاری کرے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کا مؤقف ہے کہ دفعہ 49E انکم ٹیکس افسر کو دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، واپسی کی رقم یا اس رقم کے کسی بھی حصے کو اس شخص کے واجب الادا ٹیکس کے خلاف سیٹ آف کرنے کا قانونی اختیار دیتی ہے جس کو رقم واپسی واجب الادا ہے، اور یہ قانونی اختیار کسی دوسرے قانون کی کسی شق کے تابع نہیں ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کمپنیز ایکٹ اس اختیار کو نہیں چھینتا۔ دفعہ 49E مندرجہ ذیل شرائط میں ہے:

جہاں اس ایکٹ کی کسی بھی شق کے تحت کسی شخص کو رقم کی واپسی واجب الادا پائی جاتی ہے، انکم ٹیکس افسر، اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر یا کمشنر، جیسا بھی معاملہ ہو، رقم کی واپسی کی ادائیگی کے بدلے، رقم کی واپسی، یا اس رقم کے کسی بھی حصے کو ٹیکس، سود یا جرمانے، اگر کوئی ہو، کے خلاف مقرر کر سکتا ہے، جو اس شخص کے واجب الادا ہے جسے رقم کی واپسی واجب الادا ہے۔

اس شق کے باوجود، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ دفعہ قانون کی کسی دوسری شق کے تابع نہیں

ہے۔لیکن یہ حیرت کی بات ہوگی اگر اس اختیار کا استعمال اس طرح سے کیا جا سکے کہ ہندوستانی کمپنیز ایکٹ کی دفعات کو شکست دی جا سکے۔تعلیم یافتہ ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کی طرف سے اس بات سے انکار نہیں کیا گیا ہے کہ اس دعوے کے سلسلے میں ریاست کی کوئی ترجیح نہیں ہے۔اس کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دفعہ 49 ای کمپنیز ایکٹ میں موجود دیوالیہ پن کے قواعد کے تابع ہے کمپنیز ایکٹ 1913 کا دفعہ 228 فراہم کرتا ہے:

.228" تمام وضاحتوں کے قرضے ثابت کیے جائیں گے۔--

ہر اختتامی کارروائی میں (دیوالیہ کمپنیوں کے معاملے میں دیوالیہ پن کے قانون کے اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق درخواست کے تابع) کسی ہنگامی صورت حال پر قابل ادائیگی تمام قرضے، اور کمپنی کے خلاف تمام دعوے، موجودہ یا مستقبل، کچھ یا عارضی، کمپنی کے خلاف ثبوت کے لیے قابل قبول ہوں گے، جہاں تک ممکن ہو، ایسے قرضوں یا دعووں کی قیمت کا ایک منصفانہ تخمینہ لگایا جا رہا ہے جو کسی ہنگامی صورت حال یا کسی اور وجہ سے ہو سکتا ہے، اس کی کوئی خاص قیمت نہیں ہے۔

دفعہ 229 فراہم کرتا ہے:

دیوالیہ کمپنیوں کو ختم کرنے میں دیوالیہ پن کے قوانین کا اطلاق۔-

دیوالیہ کمپنی کو ختم کرنے میں وہی قواعد غالب ہوں گے اور محفوظ اور غیر محفوظ قرض دہندگان کے متعلقہ حقوق کے حوالے سے ان پر عمل کیا جائے گا اور قابل ثبوت بحث کرنے اور سالانہ اور مستقبل اور عارضی واجبات کی تشخیص پر بحث کی جائے گی جو دیوالیہ قرار دیے گئے افراد کی املاک کے حوالے سے دیوالیہ پن کے قانون کے تحت فی الحال نافذ ہیں۔اور وہ تمام افراد جو ایسی کسی بھی صورت میں کمپنی کے اثاثوں سے منافع ثابت کرنے اور وصول کرنے کے حقدار ہوں گے وہ بندش کے تحت آ سکتے ہیں، اور کمپنی کے خلاف ایسے دعوے کر سکتے ہیں جس کے وہ بالترتیب اس سیکشن کی وجہ سے حقدار ہیں۔

ان قانونی دفعات کا اثر، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ ہے کہ ایک غیر محفوظ قرض دہندہ کو اپنے قرضوں کو ثابت کرنا ہوگا اور تمام غیر محفوظ قرضوں کو ایک ساتھ ادا کرنا ہوگا۔لہذا، ایک بار جب محکمہ کے دعوے کو ثابت کرنا پڑتا ہے اور لیکویڈیشن کی کارروائی میں ثابت ہوتا ہے، تو محکمہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 49E کے تحت حق کا استعمال کر کے دوسرے غیر محفوظ قرض دہندگان پر ترجیح حاصل نہیں کر سکتا۔اگر ہم علمی ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کے تجویز کردہ طریقے سے دفعہ 49E کو پڑھتے ہیں، تو کمپنیز ایکٹ 1913 کے دفعہ 228 اور 229 کے بنیادی مقصد کو شکست دے گا۔اگر قانون کی دو آزاد دفعات کے درمیان بظاہر تنازعہ ہے، تو خصوصی شق کو غالب ہونا چاہیے۔دفعہ 49E ایک عام پرو ویژن ہے جو تمام ٹیکس دہندگان پر اور تمام حالات میں لاگو ہوتا

ہے۔ دفعہ 228 اور 229 قرضوں کے ثبوت اور لیکویڈیشن میں ان کی ادائیگی سے متعلق ہے۔ ہماری رائے میں، دفعہ 49E کو سیکشن 228 اور 229 کے ساتھ یہ کہتے ہوئے ملایا جا سکتا ہے کہ جب دیوالیہ پن کے قوانین لاگو نہیں ہوتے ہیں تو دفعہ 49E لاگو ہوتا ہے۔ اس کے مطابق، ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہوئے، ہم یہ مانتے ہیں کہ انکم ٹیکس افسر نے دفعہ 49E کو لاگو کرنے اور واجب الادا رقم واپس کرنے میں غلطی کی تھی۔ کمشنر نے اس حکم کی توثیق کرنے میں بھی اتنی ہی غلطی کی تھی۔

فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے یہ بھی زور دیا کہ آرٹیکل 226 کے تحت درخواست کو غلط سمجھا گیا کیونکہ انکم ٹیکس افسر کا دائرہ اختیار تھا۔ لیکن اگر ہم دفعہ 49E کی تشریح کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے کیا ہے، تو یہ دائرہ اختیار کی کمی کا واضح معاملہ ہے۔ کسی بھی صورت میں، احکامات کے سامنے ایک غلطی ظاہر ہے اور ہائی کورٹ آرٹیکل 226 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرنے میں بالکل درست تھی۔

اس کے مطابق اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document